Al-Abṣār (Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)
ISSN: 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)
Published by: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
Volume 03, Issue 01, January-June 2024, PP: 69-92
DOI: https://doi.org/10.52461/al-abr.v2i2.2659
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about

حدیث عرینہ، ایک تجزیاتی مطالعہ

Hadith Uraina, Analytical Study

Iqrq Maqsood
M.Phil Scholar, Institute of Islamic study. University of the Punjab, Lahore.
iqram7046@gmail.com

Muhammad Rouf Ul Hassan
M.Phil Scholar, Institute of Islamic study. University of the Punjab, Lahore.
rauf.ul.hassan1122@gmail.com

Abstract

Islam is a universal religion whose teachings serve as a guiding light for people of all eras. Whether Muslim or non-believer, the success of every individual's life is concealed within Islamic teachings. However, since the beginning, opponents of Islam have engaged in propaganda to distance people from Islam or they aim to shake the faith of Muslims to the extent that they lose the sweetness of Islam. The first and foremost source of Islamic teachings is the Holy Quran, followed by the Hadith of the Prophet Muhammad (PBUH), whose practical example is the Prophet himself. After failing in their attempts to oppose and reject the Quran, the adversaries of Islam have now targeted the Hadith of the Prophet Muhammad (PBUH). This is because, after the Quran, the most significant reliance for understanding the Quran and Islam is on the Hadith of the Prophet Muhammad (PBUH).Hadiths are related to people's circumstances, reasons, and specific times. However, the enemies of Hadith raise objections that, upon hearing, might cause ordinary people to become distrustful of the Hadith or develop doubts and uncertainties in their hearts. The most widely accepted book of Hadith, "Sahih Bukhari," has faced several objections from critics, particularly concerning the Hadith about the tribe of Uraina or Ukl. In this context, we will explore the significance of the Hadith's chain of transmission (Isnad) and text (Matn), as well as the perspectives of Hadith commentators. Additionally, we will examine the scientific and rational aspects of the Hadith. The research methodology will be narrative, utilizing various Hadith commentaries and scientific and research-based books for reference.

Keywords

Hadith, Uraina ,Ukl,Urine ,objections of hadith

All Rights Reserved © 2022 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

1 تعارف

قرآن کریم کے بعد سب سے بڑا اسلامی تعلیمات کا ذریعہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال افعال اور آپ کے احکامات شامل ہیں۔ کتب احادیث میں سے معتبر مانے والی کتاب صحیح بخاری ہے۔ صحیح بخاری میں ایک حدیث واقعہ عرینہ یا عکل کے نام سے مشہور ہے جس پر معترضین نے کئی قسم کے اعتراضات کیے ہیں۔ بعض لوگ حدیث کو منسوخ جبکہ بعض اس کے متن پر بحث کرتے ہوئے اس کی توجیہات پیش کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف بعض احباب جو اس کی سند اور متن کو بلکل درست سمجھتے ہیں وہ اس پر سائنسی اعتبار سے بحث کرتے ہیں۔

ہم حدیث پر متن، سند سمیت سائنسی و عقلی ہر قسم کی تحقیق کریں گے تاکہ تمام قسم کے جوابات کو دلائل کے ساتھ واضح کیا جاسکے۔ حدیث کچھ یوں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو ایک بیماری کے علاج کے طور پر اونٹ کا پیشاب اور دودھ تجویز کیا۔ پہلے اس حدیث کو ذکر کیا جائے گا پھر اس حوالے سے گفتگو کی جائے گی۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ ، وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا ، فَانْطَلَقُوا ، فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ ، فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ ، فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ،فَأَمَرَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ : فَهَؤُلَاءِ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ.[1]

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: کہ کچھ لوگ عکل یا عرینہ (قبیلوں) کے مدینہ میں آئے اور بیمار ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں لقاح میں جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہاں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ چنانچہ وہ لقاح چلے گئے اور جب اچھے ہو گئے تو رسول کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر کے وہ جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ علی الصبح رسول کریم ﷺ کے پاس (اس واقعہ کی) خبر آئی، تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ دن چڑھے وہ حضور ﷺ کی خدمت میں پکڑ کر لائے گئے۔ آپ کے حکم کے مطابق ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور آنکھوں میں گرم سلاخیں پھیر دی گئیں اور (مدینہ کی) پتھریلی زمین میں ڈال دیئے گئے۔ (پیاس کی شدت سے) وہ پانی مانگتے تھے مگر انہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ ابو قلابہ نے (ان کے جرم کی سنگینی

ظاہر کرتے ہوئے) کہا کہ ان لوگوں نے چوری کی اور چرواہوں کو قتل کیا اور (آخر) ایمان سے پھر گئے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کی۔

صحیح بخاری میں یہ حدیث 6805,6804,6803,6802,5767,5686,5685,4610,4193,4192,3018,1501 پر موجود ہے
یہ حدیث مختلف الفاظ اور اسناد کے ساتھ دیگر کتب احادیث میں بھی موجود ہے۔[2]

1.1 چند معانی کی وضاحت

اس حدیث میں ""عکل" یا" عرینہ کا ذکر ہے:"عکل" پانچ قبیلوں کا نام ہے انہوں نے بنو تمیم کے ساتھ حلف اٹھایا تھا اور عرینہ سے مراد عرینہ بن عزیز بن نذیر ہے۔ بعض روایات میں ہے یہ سات افراد تھے اور بعض میں ہے: یہ آٹھ افراد تھے۔ اس حدیث میں لقاح "کا لفظ ہے اس کا معنی ہے: اونٹ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اونٹ تھے، جو آپ کا مال غنیمت سے حصہ تھا اور آپ ان اونٹیوں کا دودھ پیتے تھے، ان اونٹ اور اونٹنیوں کو صدقہ کے اونٹوں کے ساتھ رکھا گیا تھا عکل یا عرینہ کے ان افراد کو ان اونٹنیوں کے باڑہ میں بھیج دیا گیا تا کہ یہ وہاں ان اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پییں۔[3]

1.2 حدیث کی سند کی حیثیت

آئمہ محدثین اور علماء کی تحقیق کے مطابق اونٹ کا پیشاب پینے والی حدیث بالکل صحیح ہے اور اس کے ضعیف یا موضوع ہونے کی جانب کسی ایک معتبر محدث نے اشارہ تک نہیں کیا ہے۔ مزید یہ حدیث صرف "صحیح بخاری" ہی میں نہیں بلکہ بیسوں کتبِ حدیث میں دیگر محدثین نے اس حدیث کو اپنی سند سے بیان کیا ہے۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ حدیث بالکل صحیح ہے اور محدثین نے اس کو متصل اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اب ہم اس حدیث پر جو اعتراضات کیے گئے ہیں ان کا شارحین حدیث نے کیا جواب دیا ہے اس کو ذکر کریں گے اور اس حدیث کو اصول روایت و درایت کی روشنی میں بھی پرکھیں گے۔

1.3 اعتراضات

اس حدیث پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضور ﷺ پیشاب جیسی نجس چیز کو پینا کیسے تجویز کر سکتے ہیں؟ عیسائی مشنریز اور ملحدین اسکو اپنے انداز میں پیش کرتے ہیں کہ اس حدیث میں تمام مسلمانوں کو اونٹ کا پیشاب پینے کا حکم دیا گیا ہے، ایک صاحب لکھتے ہیں: ہندوؤں کیلئے گائے کا موتر جبکہ مسلمانوں کیلئے اونٹ کا پیشاب پینا مقدس اور ثواب ہے۔

ہم اس حدیث کی حیثیت، اسکے حکم اور اس پر اٹھائے گئے اعتراضات کا جائزہ لیں گے سب سے پہلے ہم شارحین حدیث کا موقف ذکر کریں گے اور اس کے بعد اس روایت کی سند، متن اور اس کے نقلی اور عقلی دلائل کو جامع انداز میں ذکر کریں گے۔

حدیث پر کیے گئے اعتراضات کے کئی جوابات دیے گئے ہیں ایک جواب یہ بھی ہے کہ یہ علاج ہے اس میں ہر طرح کی چیز کا استعمال کرنا روا ہو سکتا ہے، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد میں جاری ایک علاج کو اختیار کرنے کا حکم دیا۔ اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ ہم مثلاً بہت سے کیمیکل بغرض دوا استعمال کرتے ہیں، جو بظاہر گندے ہو سکتے ہیں۔ اس پر اگلا سوال وارد کیا جاتا ہے کہ آپ نبی تھے تو اس سے بہتر کوئی چیز بتا دیتے تاکہ علاج بھی ہو جاتا اور دوا بھی پاکیزہ رہتی۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ دوا یا علاج دینی معاملہ نہیں ہے، بلاشبہ ہم ادویہ میں حلال و حرام کا خیال رکھیں گے، لیکن یہ علاج تجویز کرنا طہارت کے خلاف ضرور ہے، لیکن صحت کے لیے مفید ہے، اس لیے اختیار کرنا پڑا۔

اسی طرح اور بھی کئی جوابات دیے گئے ہیں، سب سے پہلے ہم علماء و محدثین کا موقف ذکر کرتے ہیں۔

1.4 شارحین حدیث کا موقف

علامہ نووی کہتے ہیں:

ہمارا مذہب یہ ہے کہ حلال جانوروں کے فضلات نجس ہیں اور ہمارے فقہاء نے اس حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ ان اونٹنیوں کا پیشاب پلانا علاج کی ضرورت سے تھا، اور ہمارے نزدیک خمر اور دیگر نشہ آور چیزوں کے سوا ہر نجس چیز کے ساتھ علاج کرنا جائز ہے۔[4]

علامہ خطابی کہتے ہیں:

اس حدیث میں دوا اور علاج کا ثبوت ہے، اور یہ کہ ہر انسان کا علاج اس کی عادات کے مطابق کرنا چاہیے ان کی عادت تھی کہ وہ اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پی لیتے تھے اور وہ جنگلوں میں رہنے والے تھے جب وہ شہر میں داخل ہوئے اور اپنی مانوس آب و ہوا اور غذاؤں کو چھوڑ آئے تو بیمار پڑ گئے اس لیے رسول اللہ نے ان کی مانوس اور مزاج کے مطابق غذا کی ہدایت دی اور جب انہوں نے اپنی مانوس اور مالوف غذا کھائی تو صحت مند اور فربہ ہو گئے۔[5]

علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

یہ ضرورت کی وجہ سے تھا، اور اس میں یہ دلیل نہیں ہے کہ بغیر ضرورت کے بھی پیشاب پینا مباح ہے کیونکہ کتنی چیزیں ایسی ہیں جو ضرورت کی وجہ سے مباح ہوتی ہیں اور بغیر ضرورت کے مباح نہیں ہوتیں، مثلا مردوں پر ریشم پہنا حرام ہے لیکن جنگ، خارش اور شدید سردی میں جب اور کسی جائز چیز سے تدارک نہ ہو سکے تو مردوں کے لیے ریشم پہننا مباح ہے، اور شریعت میں اس کی بہت مثالیں ہیں اور اس کا تسلی بخش

جواب یہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہو گیا تھا کہ ان کی شفا اس سے ہو گی اور جب شفاء کا یقین ہو تو حرام چیز سے علاج جائز ہے، جیسا کہ شدید بھوک اور پیاس میں مردار کھانا اور شراب پینا جائز ہے۔ ہاں اس وقت حرام چیز سے علاج جائز نہیں ہے جب حرام چیز سے شفا کا حصول یقینی نہ ہو، شیخ ابن حزم نے کہا کہ یہ بات یقینا صحیح ہے کہ نبی نے ان کو پیشاب پینے کا حکم بطور دوا دیا تھا اور وہ اس علاج سے صحیح ہو گئے، اور علاج ضرورت کے قائم مقام ہے۔[6]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: الا مااضطررتم الیہ [7] اور انسان جس چیز کو کھانے اور پینے پر مجبور ہو جائے وہ حرام نہیں ہوتی

شمس الائمہ نے کہا:

قتادہ نے حضرت انس سے جو حدیث روایت کی ہے اس میں اونٹنیوں کے دودھ پینے کا ذکر ہے پیشاب پینے کا ذکر نہیں ہے۔ اس کا ذکر حمید کی روایت میں ہے اور جب اس میں دو احتمال نکل آئے تو یہ پیشاب کی طہارت پر حجت نہ رہی۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی سے جان لیا تھا کہ ان کی شفاء پیشاب پینے سے حاصل ہو گی اور ہمارے لیے یہ علم ممکن نہیں ہے یا جس طرح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو خارش یا جوؤں کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی تھی اور یہ اجازت ان کے ساتھ خاص تھی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی سے جان لیا تھا کہ یہ لوگ اللہ کے علم میں کافر ہیں اور مرتد ہو کر مریں گے، اور کافر کی شفاء کا نجس چیز سے حاصل ہونا کوئی بعید نہیں ہے۔ (علامہ عینی لکھتے ہیں) رسول اللہ نے وحی سے جان لیا تھا کہ ان کی شفاء پیشاب پینے سے حاصل ہو گی اور یہ چیز ہمارے زمانہ میں نہیں پائی جاتی۔ حتیٰ کہ جب ہم یہ فرض کریں کہ کسی طبیب نے کسی شخص کے مرض کو اپنی قوت علم سے سمجھ لیا اور اس نے یہ جان لیا کہ اس کا مرض حرام چیز کے کھانے سے زائل ہو گا تو اس مریض کے لیے اس چیز کا کھانا جائز ہے جیسا کہ شدید پیاس کے وقت خمر (انگور کی شراب) کا پینا جائز ہے اور شدید بھوک کے وقت مردار کا کھانا جائز ہے۔[8]

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کرنا زیادہ اولیٰ ہے:

انهما يعذبان وما يعذبان فی كبير، اما هذا فكان لا يستنزه من البول۔[9]

ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں، ان میں سے یہ شخص پیشاب سے بچتا نہیں تھا۔

علامہ زین الدین ابن نجیم مصری حنفی لکھتے ہیں:

ہمارے مشائخ میں حرام چیزوں کے ساتھ علاج کرنے میں اختلاف ہے۔ نہایہ میں ذخیرہ سے منقول ہے، حرام چیز سے علاج کرنا اس وقت جائز ہے جب یہ علم ہو کہ اسی میں شفاء ہے اور اس کے علاوہ دوسری دوا کا علم نہ ہو۔[10]

اس حدیث میں عمومی حکم نہیں ہے کہ کوئی بھی شخص اونٹ کے پیشاب سے علاج کرے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے بلکہ یہ ایک خصوصی واقعہ ہے، جس طرح جمہور علماء نے صحیح مسلم میں وارد حدیث کو خصوصی واقعہ قرار دیا ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو حکم دیا تھا کہ وہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سالم کو دودھ پلا دیں جس سے دونوں کے درمیان حرمت ثابت ہو جائے حالانکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ دو سال کے بعد دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہو گی یعنی ماں بیٹے کا رشتہ نہیں بن سکتا۔

1.5 تاریخی حیثیت

متعدد شواہد دلالت کر رہے ہیں کہ یہ واقعہ سن 6 ہجری سے قبل کا ہے، خود حدیث کے راوی حضرت قتادہؒ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرینؒ نے حدیث بیان کی کہ یہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے، (بعد میں اس طرح کی سزا کی ممانعت نازل ہو گئی جو انکو دی گئی)، یعنی یہ واقعہ مثلہ کی حرمت سے قبل کا ہے، لہذا ظاہر یہی ہے کہ یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا ہو اور اس کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ اس واقعہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اس نوعیت کا علاج نہیں بتایا اور نہ کسی صحابی سے اس نوعیت کا علاج کرنا منقول ہے۔

امام ابن سعد لکھتے ہیں:

حضرت کرز بن جابر فہری کا لشکر شوال چھ ہجری میں عرینیوں کی جانب روانہ ہوا۔ اس کے بعد امام ابن سعد نے تفصیل سے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ انھیں مدینہ سے چھ میل دور قباء کی جانب ایک جگہ اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پینے کے لیے بھیجا تھا وہ پندرہ اونٹنیاں لے کر بھاگ گئے تھے اور ان میں سے ایک اونٹنی کو ذبح کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام "یسار" نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا تھا اور ان سے جنگ کی، انہوں نے حضرت یسار رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور پیر کاٹ ڈالے، ان کی زبان اور آنکھوں میں کانٹے گاڑ دیے حتی کہ وہ شہید ہو گئے۔[11]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان کے تعاقب میں بیس سواروں کا ایک دستہ روانہ کیا اور حضرت کرز بن جابر فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس دستہ کا امیر مقرر کیا وہ ان کو گرفتار کر کے مدینہ لے آئے پھر آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ دیئے گئے، ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں اور ان کو سولی پر چڑھا دیا گیا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

انما جزاء الذین یحاربون الله ورسوله ویسعون في الأرض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیهم وارجلهم من خلاف او ینفوا من الارض ذلك لهم خزی في الدنیا ولهم في الآخرة عذاب عظیم. الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیهم فاعلموا أن الله غفور رحیم[12].

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین پر فساد کی کوشش کرتے ہیں (ڈاکہ ڈالتے ہیں) ان کی یہی سزا ہے کہ وہ چن چن کر قتل کیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مخالف طرفوں سے کاٹے جائیں یا وہ جلا وطن کر دیے جائیں۔ یہ ان کی (فقط) دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے البتہ جو لوگ تمہارے قابو کرنے سے پہلے توبہ کر لیں تو جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا اور بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

اس واقعے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھوں میں گرم سلائیاں نہیں پھیریں۔[13] علامہ سہیلی نے اس واقعہ کو ذکر کرنے کے بعد کا بعد لکھا ہے کہ رسول للہ صل اللہ علیہ وسلم کے غزوہ ذی قرد سے واپس آنے کے بعد یہ واقعہ پیش آیا (غزوہ ذی قرد چھ ہجری میں ہوا تھا)۔[14]

یہ حدیث چونکہ ایک سند کے ساتھ موجود نہیں ہے بلکہ شروع میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ اس حدیث کو کس کتاب میں کس مقام پر نقل کیا گیا ہے کس روایت کے الفاظ میں کیا فرق ہے اور کیا تبدیلی واقع ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

1.6 حدیث کا متن

بخاری ہی کے طرق پر نگاہ ڈال لی جائے تو حقیقت سامنے آجاتی ہے۔ اختصار کے لیے روایات کا متعلقہ حصہ ہی نقل کیا جارہا ہے:

عَنْ انَسِ بْنِ مَالِك رَضِيِ الله عَنْه، أنَّ رَهطًا مِنْ عُكلٍ، ثَمَانِية، قَدِمُوا عَلَى النَّبِي صَلَّى الله عَلَيه وَسَلَّمَ، فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَة، فَقَالُوا: يارَسُولَ الله، ابْغِنَا رِسْلًا،قَالَ: "مَا أجِدُ لَكمْ إلَّا أنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ"، فَانْطَلَقُوا، فَشَرِبُوا مِنْ أبْوَالِها وَألْبَانِها، حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا[15]

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ عکل قوم کا آٹھ آدمیوں پر مشتمل ایک گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آیا، انھیں مدینہ کی آب و ہوا راس نہ آئی، تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں

دودھ فراہم کرائیے۔ آپ نے فرمایا: میں صرف یہ کر سکتا ہوں کہ تم میرے اونٹوں کے ریوڑ میں چلے جاؤ تو وہ چلے گئے، تو انھوں نے ان کے دودھ اور پیشاب کو پیا، یہاں تک کہ تندرست اور فربہ ہو گئے۔

بخاری کی اس روایت میں خط کشیدہ الفاظ دیکھیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں صرف اپنے اونٹوں کے باڑے میں جانے کو کہا ہے۔ باقی دودھ اور پیشاب پینے کا عمل ان کا اپنا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ بخاری کا ایک دوسرا متن یوں ہے:

أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْه حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى الله عَلَيه وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالإِسْلاَمِ، فَقَالُوا: يا نَبِيَّ الله، إِنَّا كُنَّا أَهلَ ضَرْعٍ، وَلَمْ نَكُنْ أَهلَ رِيفٍ، وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهمْ رَسُولُ الله صَلَّى الله عَلَيه وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ، وَأَمَرَهمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيه فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِها وَأَبْوَالِها 16

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بتایا کہ عکل اور عرینہ کے چند لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے مدینہ آئے اور اسلام کے بارے میں بات چیت کی۔ پھر کہنے لگے کہ اے اللہ کے نبی، ہم تو چرواہے ہیں، کبھی دہقان نہیں رہے۔ گویا انھیں مدینہ کی فضا راس نہیں آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ انھیں ایک ریوڑ اور ایک چرواہا فراہم کیا جائے، اور ان لوگوں سے کہا کہ وہ اونٹوں کے اس ریوڑ میں نکلیں، پھر ان اونٹوں کے دودھ اور پیشاب پئیں۔

روایت میں دیکھیے کہ الفاظ بدل گئے ہیں، موازنے کے لیے دونوں روایتوں کے خط کشیدہ جملوں پر نگاہ ڈال لیجیے۔

امام بخاری ہی ایک روایت اور لائے ہیں، جس میں آپ کی زبان مبارک سے صرف دودھ پینے کا ذکر ہوا ہے، پیشاب پینے کا نہیں: 'اشْرَبُوا أَلْبَانَها'، یعنی ان کا دودھ پیو۔

متن کا متعلقہ حصہ یوں ہے :

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَاسًا كانَ بِهِمْ سَقَمٌ، قَالُوا: يا رَسُولَ الله، آوِنَا وَاطْعِمْنَا، فَلَمَّا صَحُّوا، قَالُوا: إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ، فَأَنْزَلَهمُ الحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَه، فَقَالَ: "اشْرَبُوا أَلْبَانَها"، فَلَمَّا صَحُّوا۔17

اس کی تائید مسند احمد کی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے، جس کے (خط کشیدہ الفاظ میں) یہ کہا گیا ہے کہ 'پیشاب' کا اضافہ انس سے قتادہ کی روایت میں ہوا ہے، یعنی روایتوں کے ایک سلسلے میں آپ کے فرمان میں

'پیشاب' کا لفظ ہی نہیں تھا، آپ نے صرف دودھ پینے کا حکم دیا تھا: '*فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا*'، (یعنی تم ان کا دودھ پیتے)

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَسْلَمَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ. فَقَالَ لَهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ: "لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذَوْدٍ لَنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا". قَالَ حُمَيدٌ: وَقَالَ قَتَادَة: عَنْ أَنَسٍ: "وَأَبْوَالِها"، فَفَعَلُوا، فَلَمَّا صَحُّوا كفرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ،18

امام ابوداؤد یہ کہتے ہیں کہ پیشاب کے ساتھ یہ روایت صرف اہل بصرہ ہی نے انس سے روایت کی ہے:

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَأَهَمَّنِي دِينِي، فَأَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: إِنِّي اجْتَوَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِغَنَمٍ، فَقَالَ لِي: اشْرَبْ مِنْ أَلْبَانِهَا، قَالَ حَمَّادٌ: وَأَشُكُّ فِي أَبْوَالِهَا، هَذَا قَوْلُ حَمَّادٍ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: فَكُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ، وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طَهُورٍ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: فَقُلْتُ: نَعَمْ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَمَا أَهْلَكَكَ ؟ قُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طُهُورٍ، فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَجَاءَتْ بِهِ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ بِعُسٍّ يَتَخَضْخَضُ مَا هُوَ بِمَلْآنَ فَتَسَتَّرْتُ إِلَى بَعِيرِي فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ، وَإِنْ لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ، فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ، قَالَ أَبُو دَاوُد: رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، لَمْ يَذْكُرْ أَبْوَالَهَا. قَالَ أَبُو دَاوُد: هَذَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ، وَلَيْسَ فِي أَبْوَالِهَا إِلَّا حَدِيثُ أَنَسٍ، تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ 19

قبیلہ بنی عامر کے ایک آدمی کہتے ہیں کہ میں اسلام میں داخل ہوا تو مجھے اپنا دین سیکھنے کی فکر لاحق ہوئی لہٰذا میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے کہا: مجھے مدینہ کی آب وہوا راس نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ اونٹ اور بکریاں دینے کا حکم دیا اور مجھ سے فرمایا: تم ان کا دودھ پیو، (حماد کا بیان ہے کہ مجھے شک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیشاب بھی پینے کے لیے کہا یا نہیں، یہ حماد کا قول ہے)، پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں پانی سے (اکثر) دور رہا کرتا تھا اور میرے ساتھ میری بیوی بھی تھی، مجھے جنابت لاحق ہوتی تو میں بغیر طہارت کے نماز پڑھ لیتا تھا، تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوپہر کے وقت آیا، آپ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد کے سائے میں (بیٹھے) تھے، آپ نے فرمایا: ابوذر؟ میں نے کہا: جی، اللہ کے رسول! میں تو ہلاک وبرباد

ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کس چیز نے تمہیں ہلاک و برباد کیا؟ میں نے کہا: میں پانی سے دور رہا کرتا تھا اور میرے ساتھ میری بیوی تھی، مجھے جنابت لاحق ہوتی تو میں بغیر طہارت کے نماز پڑھ لیتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے پانی لانے کا حکم دیا، چنانچہ ایک کالی لونڈی بڑے برتن میں پانی لے کر آئی جو برتن میں ہل رہا تھا، برتن بھرا ہوا نہیں تھا، پھر میں نے اپنے اونٹ کی آڑ کی اور غسل کیا، پھر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! پاک مٹی پاک کرنے والی ہے، اگرچہ تم دس سال تک پانی نہ پاؤ، لیکن جب تمہیں پانی مل جائے تو اسے اپنی کھال پر بہاؤ (غسل کرو)۔ ابو داؤد کہتے ہیں: اسے حماد بن زید نے ایوب سے روایت کیا ہے اور اس میں انہوں نے پیشاب کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ابو داؤد کہتے ہیں: یہ صحیح نہیں ہے اور پیشاب کا ذکر صرف انس بن مالکؓ کی حدیث میں ہے، جس میں اہل بصرہ منفرد ہیں۔

روایت میں پیشاب پینے کے حکم کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہی نہیں ہوتی کہ اعتراض کیا جا سکے، اس لیے اس روایت کا ایک محتاط ترین جواب یہ بھی ہو گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاً یہ حکم دیا ہی نہیں ہے۔

اگر دودھ اور پیشاب پینے کے حکم کو مان لیا جائے کہ وہ آپ ہی نے دیا تھا تو اس صورت میں ان روایات کو دیکھنے کا دوسرا زاویہ یہ ہے کہ دودھ اور پیشاب پینے کے جملے کو مجازاً لیا جائے، واقعہ میں اصل حکم یہ ہے کہ انھیں مدینہ سے باہر بیت المال کے اونٹوں کے ریوڑ میں بھیجا گیا تھا۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایسا تو نہیں تھا کہ مدینہ میں اونٹ کا دودھ اور پیشاب میسر نہیں تھا۔ معلوم ہے کہ وہاں یہ دونوں چیزیں میسر تھیں، تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر انھیں دودھ اور پیشاب کے استعمال کے لیے شہر سے باہر اس باڑے میں کیوں بھیجا گیا۔ اصل بات یہ لگ رہی ہے کہ انھیں بس مدینہ سے باہر اونٹوں کے ریوڑ میں بھیجنا پیش نظر تھا۔ اس لحاظ سے یہ جملہ نہایت بلیغ ہے، یعنی وہاں جاؤ اور دودھ بھی پیو اور پیشاب بھی، یعنی اونٹوں کے دودھ، گوبر اور پیشاب کے جس ماحول کے تم عادی ہو، وہ تمھیں مل جائے گا، اس میں جا کر وقت گزارو اور ان چیزوں سے سیراب ہو جاؤ، یعنی انھیں مدینہ میں وہی آب و ہوا فراہم کرنا پیش نظر تھی، جو اونٹوں کے مالکوں کو اپنے ریوڑوں میں میسر ہوتی ہے۔

تمام طرق کو اکٹھا کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نہ انھوں نے دودھ پینے کا مطالبہ کیا تھا نہ انھیں دودھ اور پیشاب پینے کا حکم دیا گیا تھا۔ ان کا مطالبہ یہ تھا کہ ہم شتربان ہیں، ہم دہقان نہیں ہیں۔ مدینہ جو کہ کھیتی باڑی کا علاقہ ہے ہمیں راس نہیں آیا۔ ہمیں اونٹوں کا کوئی ریوڑ دے دیا جائے جس کے ساتھ ہم وقت گزاریں اور ان کے دودھ اور پیشاب وغیرہ پا کر جس سے وہ شتربان ہونے کی وجہ سے مانوس تھے راحت پائیں۔

انھوں نے دودھ نہیں مانگا، بلکہ اونٹ ہی مانگے تھے کہ جن کے ساتھ وہ مدینہ کے دیہقانی علاقے سے باہر جا کر وقت گزاریں۔ یہ بات آپ کی ان کے لیے جاری کردہ حکم سے واضح ہوتی ہے کہ انھیں مدینہ سے باہر حرۃ میں ٹھیرایا اور: فَأَمَرَ لَهمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ،[20] "آپ ﷺ نے ان کے لیے حکم جاری فرمایا کہ انھیں اونٹوں کا چھوٹا سا ریوڑ اور ایک چرواہا دے دیا جائے"

اس مفہوم پر پردہ ایک لفظ 'رسل' سے پڑا۔ اس کا تلفظ "رَسِلٌ" ہو تو اس کے معنی ریوڑ کے ہیں، اور 'رِسْلٌ' ہو تو اس کے معنی توقف، آہستگی اور دودھ کے ہیں۔ گویا اس کا ایک مطلب بلاشبہ دودھ ہے، لیکن ایک مطلب وہی ہے جو 'ذود' کا ہے، یعنی اونٹوں کا ایک چھوٹا ریوڑ۔ بخاری کے الفاظ ہیں: 'یارَسُولَ اللهِ، ابْغِنَا رسلًا'، اس کے دونوں ترجمے ممکن ہیں: 'ہمیں دودھ فراہم کرا دیجیے' یا 'ہمیں ریوڑ بہم پہنچایئے'۔

ذرا غور کریں کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم شتربان ہیں، ہمیں دودھ چاہیے۔ تو اس کے جواب میں حکم یہ جاری ہونا چاہیے تھا کہ انھیں صبح وشام دودھ پلایا جائے، لیکن فرمان جاری ہوتا ہے کہ انھیں ایک ریوڑ اور ایک چرواہا فراہم کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ ان کے مطالبے کا صحیح جواب نہیں ہے، اس لیے 'رِسْلًا' کو 'رَسَلًا' پڑھنا چاہیے۔ جب احادیث کتابت اور مناولہ کے طریقے پر منتقل ہوئیں تو قراءت کا یہ اختلاف عین قرین قیاس ہے۔ اسی لیے قرآن مجید کو حافظے سے محفوظ کر کے قراءت کے ساتھ منتقل کیا گیا ہے تاکہ اس طرح کے مسائل پیدا نہ ہوں۔

تو معاملہ یہ ہوا کہ نہ انھیں دودھ پینا تھا اور نہ پیشاب، دراصل وہ اونٹوں کے اس ماحول میں رہنے کا مطالبہ کر رہے تھے جس میں انھیں اونٹوں کی قربت، دودھ اور بول وبراز کی فضا حاصل ہو جس کے وہ عادی تھے۔ لہٰذا لگتا ہے کہ یہاں 'فَيشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِها وَأَبْوَالِها' اپنے مجازی معنی میں آیا ہے، یعنی ان کے بول وبراز اور دودھ کی پیاس بجھالو، یعنی کمی پوری کر لو، اس مفہوم کی تائید بخاری کی درج ذیل روایت سے ہوتی ہے جس میں 'فَيشْرَبُوا' کے بجاے 'فتُصِيبُونَ' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، یعنی "تم پیو" کے بجاے الفاظ ہیں کہ "تم پاؤ"

> حَدَّثَنِي أَنَسٌ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكلٍ ثَمَانِية، قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ فَبَايعُوه عَلَى الإِسْلاَمِ، فَاسْتَوْخَمُوا الأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهمْ، فَشَكَوْا ذَلِك إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَفَلاَ تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِه، فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِها وَأَبْوَالِها 21

یعنی تجویز یہ تھی کہ اونٹوں کے جس دودھ اور بول وبراز سے تم محروم ہو، جاؤ اسے پالو۔ اس مفہوم کے پیش نظر ممکن ہے کہ 'فیشربوا' بطور تفنن بولا گیا ہو، یعنی جاؤ، ان کے دودھ اور پیشاب سے لطف اٹھاؤ۔

اس توجیہ سے ایک امکان اس واقعے کے آخری حصہ سے متعلق بھی پیدا ہوتا ہے کہ وہ لوگ دل سے ایمان لائے ہی نہیں تھے، چند دن مدینہ میں رہ کر انھوں نے بہانے سے اونٹ چرانے کا فیصلہ کیا، شتربانی کو بہانا بنا کر اونٹوں کا ریوڑ ہی مانگ لیا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چرواہا ساتھ لگا دیا، جس کی موجودگی میں وہ اونٹ لے کر بھاگ نہیں سکے، نتیجتاً انھیں اس نگران چرواہے کو مار ناپڑا، پھر اسے مار کر اونٹ لے بھاگے، انھوں نے آپ کی نگرانی کا اندازہ غلط لگایا تھا، اس لیے فوراً دھر لیے گئے، اور قصاص کی سزا سے دوچار ہوئے۔

1.7 عربی تراکیب

حدیث کی مزید وضاحت عربی تراکیب کو سمجھ کر بھی حاصل کی جاسکتی ہے مثلا اردو میں ہم اکثر کہتے ہیں کھانا کھایئے اور پانی بھی۔ تو اس سے مراد ہوتی ہے کھانا کھایئے، پانی بھی ہے، اسے پی جیے۔ دو فعل جب کبھی زبان میں اس طرح استعمال کیے جاتے ہیں تو ان میں سے ایک عام طور پر اس اعتماد سے حذف کر دیا جاتا ہے کہ مخاطب اسے آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ عربی زبان میں اس طرح کی ترکیب کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔ قرآن مجید کی ایک آیت بطور مثال پیش ہے جس میں مخاطب کے ذہن پر اعتماد کرتے ہوئے بالکل اسی طریقے پر ایک فعل حذف کر دیا گیا ہے، ارشاد ہوا ہے:

وَالَّذِينَ تَبَوءُ وا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِن قبلهم [22]

اور (یہ اموال) ان لوگوں کے لیے ہیں جو دار ہجرت میں اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنا چکے ہیں۔

یہاں دیکھیے ٹھکانہ بنانے کے بعد ایمان آیا ہے، ایمان کو توٹھکانا نہیں بنایا جاسکتا اس کو مضبوط بنایا جاتا ہے۔ مضبوط بنانے کا فعل یہاں حذف ہو گیا ہے لہذا اس کا ترجمہ یوں ہو گا جو لوگ دار ہجرت میں جگہ بنا چکے ہیں اور اپنا ایمان محکم کیے ہوئے ہیں۔

اس طرح کی تراکیب کے بارے میں مولانا امین احسن اصلاحی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: (یہ) اسی طرح کی ترکیب ہے، جس طرح **علفته تبنا وماء** (میں نے اُس کو چارہ کھلایا اور پانی پلایا) يازججن الحواجب والعيونا يا قلدني سيفا ورمحا وغیرہ مختلف ترکیبیں عربی میں معروف ہیں۔ اس طرح کی ترکیبوں میں ایک فعل جو دوسرے مفعول سے مناسبت رکھنے والا ہو، محذوف ہوتا ہے جو قرینے سے سمجھ لیا جاتا ہے۔ چنانچہ مذکورہ تینوں مثالوں میں ایک ایک فعل محذوف ہے۔ اسی طرح اس آیت میں بھی ایک فعل "الإيمان " سے مناسبت رکھنے والا محذوف ہے۔ اگر یہاں "احكموا" یا اس کے ہم معنی کوئی فعل محذوف مانیے تو پوری عبارت یوں ہو گی: تَبَوَّو الدَّارَ وَأَحْكَمُوا الإِيمَانَ، یعنی جنھوں نے پہلے سے گھر ٹھکانا بھی بنا رکھا ہے اور اپنے ایمان کو بھی مضبوط کر رکھا ہے۔[23] لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو کہنا چاہتے تھے کہ دودھ پیو اور پیشاب بھی یعنی پیشاب زخموں پر لگالو۔ عرب کی تاریخ میں بھی یہ بات ملتی ہے کہ اس قبائلی تمدن میں اونٹ کے پیشاب کو زخموں پر بطور علاج لگایا جاتا تھا۔ رسول

اللہ نے بھی اسی قبائلی طب کے رائج طریقہ کی جانب انھیں توجہ دلائی تھی۔ یہی اصل بات تھی جو اس روایت کے مخاطبین کو سمجھنے میں بھی کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ کیونکہ جس چیز کو پینے کا مطالبہ بنی عکل کے لوگوں نے کیا وہ دودھ تھا اسی کے جواب میں انھیں دودھ پینے کا کہا گیا ہے۔ لہذا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی کہ فلاں جگہ جاکر دودھ پی لو تو بنی عکل نے اس بات کو بالکل صحیح سمجھا اور جو عمل کیا، روایات میں اس کی تصریح بھی آگئی ہے کہ **"فشربوا من البانها"** یعنی انھوں نے جو چیز پی وہ صرف دودھ ہی تھا۔[24]

یہاں تک ہم نے حدیث کی سند، متن اور شارحین کے موقف کو بیان کیا ہے اب ہم سائنسی نقطہ نظر سے بحث کریں گے

2 سائنسی نقطہ نظر

حلال و حرام کے متعلق ارشاد خداوندی ہے:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيكُمُ الْمَيتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيْرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهِ لِغَيرِ اللّٰهِ[25]

"تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے"

اللہ تعالیٰ نے بالکلیہ اصولی طور پر مندرجہ بالا اشیا کو اہل ایمان پر حرام کر ڈالا ہے مگر اس کے ساتھ ہی کچھ استثنا بھی کر دیا۔

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيرَ بَاغٍ وَّلاَ عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيهِ [26]

جو شخص مجبور (بھوک کی شدت سے موت کا خوف) ہو جائے تو اس پر (ان کے کھانے میں) کوئی گناہ نہیں بس وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو۔ استثناء سے یہ معلوم ہوا کہ کچھ حالات و معاملات میں شریعت کا حکم بدل جاتا ہے لیکن ضرورت کی مقدار تک۔

ڈاکٹر حمید اللہ جو علمی حلقہ میں نمایاں مقام و مرتبہ رکھتے ہیں اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ایک حدیث میں ہے کہ چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ایک شکایت کی کہ مدینہ کی آب و ہوا ہمیں موافق نہیں آرہی ہے، ہم فلاں فلاں بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا سرکاری جانوروں کے ریوڑ میں جاکر رہو اور سرکاری اونٹوں اور اونٹنیوں کے دودھ اور ان کے پیشاب پیو بظاہر یہ بات ہمیں حیران کن معلوم ہوتی ہے کہ پیشاب پینے کا حکم کیسے دیا جاسکتا ہے، جب کہ وہ نجس چیز ہے۔ اس مشکل کا حل ہمیں اصول روایت یا درایت کے ذریعے ملتا ہے اور یہ ٹیکنیکل چیز بھی ہے جو میری آپ کی رائے پر مبنی نہیں، بلکہ طبیبوں اور ڈاکٹروں کی رائے پر مبنی ہو گی۔ مثلاً زہر ہمارے لیے سم قاتل ہے لیکن ایک ڈاکٹر کسی خاص بیماری میں مریض کے لیے زہر ہی تجویز کرتا ہے۔ زہر کے بغیر اس کا

کوئی علاج ممکن نہیں۔ اس طرح یہ ممکن ہے کہ کوئی خاص بیماری اونٹوں کے پیشاب کے بغیر دور نہ ہو سکتی ہو۔ جب کوئی اور چارہ کار نہ ہو تو ممنوع اور مکروہ چیزیں جائز ہو جاتی ہیں۔ اونٹنیوں کے پیشاب کے متعلق بعض ہمعصر سیاح بیان کرتے ہیں کہ وہ آج بھی بعض بدوی قبائل میں کچھ مخصوص بیماریوں کے علاج کے لیے مستعمل ہے۔[27]

اگرچہ یہ بات سننے میں بہت ناگوار محسوس ہوتی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ مشرق وسطیٰ میں لوگ اونٹ کا پیشاب صدیوں سے استعمال کر رہے ہیں کیونکہ اسے صرف بخار اور زکام جیسی بیماریوں کے لئے ہی نہیں بلکہ کینسر کا علاج بھی قرار دیا جاتا ہے۔ لوگ عموماً اس کے چند قطرے اونٹنی کے دودھ میں شامل کر کے پیتے ہیں یا بعض اوقات اسے براہ راست بھی پی لیا جاتا ہے۔ ویب سائٹ این سی بی آئی کی رپورٹ کے مطابق سائنسدانوں نے اونٹ کے پیشاب کے بارے میں کئے جانے والے دعوؤں کی تحقیق کا فیصلہ کیا تو واقعی کچھ حیرت انگیز انکشافات ہوئے۔ ان تحقیقات میں اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ اونٹ کا پیشاب 4T1 کینسر خلیات کی نشوونما کو روکنے کی کس قدر صلاحیت رکھتا ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ 4T1 خلیات کے خلاف اونٹ کے پیشاب کی سائٹوٹاکسسٹی کے شواہد مل گئے ہیں جبکہ اس کے اینٹی میٹاسٹیٹک اثرات بھی دیکھے گئے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ کا پیشاب واقعی کینسر کے خلیات کی نشوونما کم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ان تحقیقات میں چوہوں کے اجسام میں 4T1 خلیات داخل کر کے انہیں اونٹ کے پیشاب کی دو مختلف مقداروں پر مبنی خوراک دی گئی۔ تجربات کے اختتام میں متاثرہ چوہوں کے دونوں گروپوں میں کینسر کی رسولی کے سائز میں کمی دیکھی گئی۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ نتائج حتمی نہیں ہیں تاہم ان سے یہ ضرور ثابت ہوا ہے کہ اس موضوع پر مزید تحقیق ہونی چاہیے تاکہ وسیع تر اہمیت کی حامل معلومات حاصل کی جاسکیں۔[28] اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عقل یا سائنس کو معیار سمجھنے والوں کو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اطباء اور سائنس اس کے فوائد کو تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً: عرب میں حضض نامی دواء جو متعدد بیماریوں میں کار آمد تھی اسی سے بنائی جاتی تھی۔

مشہور طبیب ابنِ سینا دیہاتی اونٹ کے پیشاب کو علاج کے لیے بڑا مفید قرار دیتے تھے۔ متعدد بیماریوں کے علاج میں یہ مفید ہے جیسے جلد کی مختلف بیماریاں جیسے داد، ٹینیا کورپورس، اور پھوڑے۔ اسی طرح جسم پر زخم اور خشک اور گیلے السر کے علاج میں موثر ہے، بالوں کو چمکدار اور گھنے بنانے اور خشکی سے بچاؤ میں بھی مفید ہے۔[29] جرنل آف کینسر سائنس اینڈ تھیراپی کے مطابق اونٹ کے پیشاب میں کینسر مخالف خصوصیات ہیں اور اسے کینسر کے علاج میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔[30]

2.1 دوائیوں میں استعمال

یہ حکم تب بھی علاج کی غرض سے تھا اور اس کا اطلاق اب بھی صرف اور صرف علاج ہی کی غرض سے ممکن ہے. ملاحظہ ہوں جدید انگریزی طریقہ علاج کی ان ادویات میں سے چند کا تعارف جو پیشاب سے حاصل کی جاتی ہیں۔

2.1.1 Premarin

یہ دوائی مادہ ہارمون estrogen کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ Pfizer مشہور کمپنی اس کی ڈسٹری بیوٹر ہے اور یہ گولیوں، انجکشن اور کریم کی صورت میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہ عورتوں میں menopausal syndrome کی موجودگی میں دی جاتی ہے۔ عورتوں میں ماہواری کے ختم ہونے کے بعد ہونے والی تبدیلیوں جیسے بلڈ پریشر، ہڈیوں کا بھر بھرا پن وغیرہ میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہ جان کر آپ حیران ہوں گے کہ اس دوائی کو حاملہ گھوڑی کے پیشاب سے حاصل کیا جاتا ہے ابتدائی طور پر اس کا حصول ان عورتوں کا پیشاب لینا ہوتا تھا جن کی ماہواری رک گئی تھی کیونکہ ایسی عورتوں کے پیشاب میں estrogen کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔

2.1.2 Menotropin

اس دوائی کا بھی اصل ماخذ ان عورتوں کا پیشاب ہے جن کی ماہواری رکی ہوئی ہو۔ یہ دوائی ان بے اولاد جوڑوں کو دی جاتی ہے جن میں خاص کر Follicle Stimulating Hormone کی کمی ہو یا اس عورت کو جس کا ovum اس کی ovary سے جدا نہ ہوتا ہے جسے ovulation کہتے ہیں۔ اس دوائی کے استعمال سے دیکھا گیا ہے کہ ان عورتوں میں حمل ٹھہر جانے کے چانسز بڑھ جاتے ہیں۔

2.1.3 Urine derived pluripotent Stem Cells. IPSC

دل کے پٹھے کمزور ہونا جسے cardiomyopathy کہا جاتا ہے، معاشرے کی ایک بہت عام بیماری ہے اور اس کا واحد علاج دل کا ٹرانسپلانٹ کروانا ہے۔ اب ایسے مریضوں کے پیشاب کا معائنہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ اس میں ایسے خاص cells موجود ہیں جو pluripotent ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یعنی ان cells کو استعمال کر کے دل کے کمزور پٹھوں کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ Mack DL کی یہ تحقیق ابھی ابتدائی مراحل میں ہے اور مستقبل میں ممکن ہے کہ پیشاب کو بطور دل کے خلیہ جات حاصل کرنے کا ایک ماخذ جانا جائے۔

2.1.4 Pergonal

یہ دوائی بھی انسانی پیشاب سے حاصل کی جاتی ہے اور اس کا بھی وہی استعمال ہے جو Menotropin کا ہے۔

2.1.5 Amphetamine

یہ دوائی نفسیاتی مریضوں یعنی ملحدوں کو، جنہیں narcolepsy یا جہاں neural disorders ہوں، اس وقت تجویز کی جاتی ہے۔ اگرچہ اس کو بعض کیمیکل ری ایکشنز کے ذریعے لیبارٹری میں تیار کیا جاتا ہے، مگر جب اس کے سائڈ ایفیکٹس زیادہ ہونے لگے تو 70 کی دہائی میں اس کی ترسیل اور بنانے پر کڑی پابندیاں لگنا شروع ہو گئیں۔ آج کل اس کی زیادہ سے زیادہ پروڈکشن کو ممکن بنانے کے لیے بعض یورپی ممالک اسے پیشاب سے extract کرنے کے تجربات کر رہے ہیں اور HPLC کا استعمال اس معاملے میں کافی مفید ثابت ہوا ہے۔[31]

2.1.6 Penicillin

پینسلین سے کون واقف نہیں۔ فلیمنگ کو اس نے دنیا کا سب سے بڑا مسیحا بنا دیا اور antibiotics کی دنیا میں اس نے ایک انقلاب برپا کر دیا۔ اس دوائی کی تیاری میں moulds یعنی پھپھوندی کا استعمال کرنا عام بات ہے جس کی وجہ سے اس کی پروڈکشن کم ہے۔ حال ہی میں ڈاکٹر کرسٹین نے محسوس کیا جو مریض پینسلین استعمال کرتے ہیں ان کے پیشاب میں اس کے مواد کافی پائے جاتے ہیں اور اگر اس پیشاب کو ریسائکل کیا جائے تو پینسلین کا حصول قدرے آسان ہو جائے گا۔

2.1.7 Urine as purified water

بین الاقوامی خلائی اسٹیشن میں سب سے بڑا مسئلہ پانی کا ہے۔ اس پر ناسا اپنا ایک پورا بجٹ پانی کی ترسیل پر لگا دیتا ہے۔ اس کا ایک آسان حل یہ نکالا گیا ہے کہ خلابازوں کے پیشاب کو ہی ریسائکل کرنے کے بعد اسے بطور پانی استعمال کیا جائے۔

2.1.8 Tumor Therapy

Waltor H آسٹریا کے مشہور فارماسسٹ ہیں اور انہوں نے انکشاف کیا ہے کہ صبح کے وقت کیے جانے والے پیشاب میں ایسے مواد شامل ہیں جو کہ کینسر کے خلیوں کے خلاف مدافعت رکھتے ہیں۔ ان کا دعوی ہے کہ اگر پیشاب کو اچھی طریقے سے بلنڈ کرنے کے بعد اس کے مواد کو استعمال کیا جائے تو وہ کینسر جیسے موذی مرض پر قابو پا سکتے ہیں۔ فی الحال یہ بات ابھی تحقیقی مراحل میں ہے جس کے نتائج آنا باقی ہیں۔[32]

2.2 بیماریوں کا علاج

بہت سے تحقیقی میدانوں میں اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اونٹ کے پیشاب کے کئی فوائد بھی ہیں۔ فوائد کو بیان کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ اس کو استعمال کیا جائے یا اس کا استعمال کرنا ضروری ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ بلاوجہ حدیث پر

اعتراض کرنے کی بجائے حالات واقعات اور لوگوں کے طبی معاملات کو مد نظر رکھا جائے جو کہ ہر علاقے کے مختلف ہوتے ہیں۔ چند فوائد درج ذیل ہیں جو کہ بیان کیے گئے ہیں۔

2.2.1 ذیابیطس کا علاج

اونٹ کے پیشاب میں پوٹاشیم کی زیادہ مقدار ہوتی ہے، جو خون میں شکر کی سطح کو منظم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اونٹ کا پیشاب باقاعدگی سے پینا ذیابیطس میں مبتلا افراد کی صحت کو بہتر بنانے میں فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔[33]

2.2.2 جگر کی صحت

اونٹ کے پیشاب میں کیمیائی اور نامیاتی اجزاء ہوتے ہیں جو جگر کی صحت کو بہتر بنانے میں معاون ہوتے ہیں۔ جگر کی صحت اور جوان ہونے کے لیے اونٹ کے پیشاب کا استعمال غذا کا حصہ بن سکتا ہے۔

2.2.3 انسداد کینسر اثر

کچھ تحقیق یہ بتاتی ہے کہ اونٹ کے پیشاب میں اینٹی کینسر مادے ہوتے ہیں جو کینسر کی کچھ اقسام کو روکنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ابھی مزید سائنسی مطالعات کی ضرورت ہے، اونٹ کا پیشاب پینا کینسر سے بچاؤ کے طریقہ کار کا حصہ ہو سکتا ہے۔

2.2.4 آنکھوں کے انفیکشن کا علاج

اونٹ کے پیشاب کے کچھ اجزاء میں antimicrobial خصوصیات ہوتی ہیں جو آنکھوں میں ہونے والے انفیکشن اور سوزش کے علاج میں مدد کر سکتی ہیں۔

2.2.5 مدافعتی نظام کی حمایت

اونٹ کے پیشاب میں البومین اور میگنیشیم جیسے غذائی اجزاء ہوتے ہیں جو کہ مدافعتی نظام کی صحت کو سہارا دیتے ہیں اور بیماریوں سے لڑنے کی صلاحیت کو بڑھا سکتے ہیں۔[34]

2.3 اونٹ کے پیشاب کے فوائد کی حمایت کرنے والی کچھ تحقیق

بہت ساری تحقیق ہے جس نے متعدد شعبوں میں اونٹ کے پیشاب کے استعمال کے فوائد کو ثابت کیا ہے۔ اونٹ کا پیشاب بہت سے غذائی اجزاء اور فعال مرکبات کا قدرتی ذریعہ ہے، جو اس کے مختلف صحت کے فوائد میں معاون ہے۔ ذیل میں، ہم کچھ تحقیق پر ایک نظر ڈالیں گے جو اونٹ کے پیشاب کے فوائد کی حمایت کرتی ہیں۔

2.3.1 مدافعتی نظام کے لیے فوائد:

اس نے 2020 میں سعودی عرب کی کنگ سعود یونیورسٹی میں مدافعتی نظام پر اونٹ کے پیشاب کے اثرات پر ایک مطالعہ کیا۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ اونٹ کا پیشاب کھانے سے خون میں سفید خون کے خلیات کا تناسب بڑھ جاتا ہے جو کہ مدافعتی نظام کو مضبوط بنانے اور بیماریوں سے لڑنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

2.3.2 نظام ہاضمہ کے لیے فوائد:

محققین کی ایک ٹیم نے چوہوں پر ایک مطالعہ کیا اور اسے 2018 میں جرنل آف ایکسپیریمنٹل اینڈ تھیراپیوٹک میڈیسن میں شائع کیا۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ اونٹ کا پیشاب نظام انہضام کی صحت کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور پیٹ میں سوزش اور السر کو روکنے والے ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔

2.3.3 فنگس کے خلاف تاثیر:

2017 میں جرنل آف جنرل اینڈ اپلائیڈ مائکروبایولوجی میں شائع ہونے والی ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ اونٹ کے پیشاب میں ایسے مرکبات ہوتے ہیں جو اینٹی فنگل خصوصیات رکھتے ہیں۔ اونٹ کے پیشاب کا استعمال جلد کو کوئی بیماریوں سے بچا سکتا ہے اور ان کے علاج میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

2.3.4 جلد کی دیکھ بھال کے فوائد:

2016 میں جرنل آف فارماکولوجی اینڈ فلوٹنگ بائیولوجی میں شائع ہونے والی ایک تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ اونٹ کے پیشاب میں اینٹی آکسیڈ نٹس ہوتے ہیں جو جلد کی صحت کو بہتر بناتے ہیں اور اسے الٹرا وائلٹ شعاعوں اور دیگر نقصان دہ عوامل سے ہونے والے نقصان سے بچاتے ہیں۔

یہ کچھ تحقیقات ہیں جو اونٹ کے پیشاب کے فوائد کی حمایت کرتی ہے، اور اس کے اثرات اور دیگر شعبوں میں ممکنہ اپلی کیشنز کی تحقیقات کرنے والے مستقبل کے بہت سے مطالعے باقی ہیں۔ واضح رہے کہ اونٹ کے پیشاب کو بیماریوں کے علاج کے طور پر استعمال کرنے کے لیے اس کے فوائد کی تصدیق اور خوراک اور ممکنہ مضر اثرات کا تعین کرنے کے لیے مزید تحقیق اور کلینیکل ٹرائلز کی ضرورت ہوتی ہے۔[35]

2.3.5 کیمسٹری کا اصول

کیمسٹری کے اصول کے مطابق دو مختلف کیمیکلز کے ملنے سے ایکشن اور ری ایکشن ہوتا ہے۔ کچھ مثالوں سے بات واضح کی جاتی ہے:

پانی کے لئے H_2O ہائیڈروجن کے دو مالیکیول اور آکسیجن کا ایک مالیکیول مل کر پانی بنتا ہے۔

نیلا تھوتھا زہر ہے اور آپ کو پتہ ہو گا کہ اگر نیلا تھوتھا کی قلمیں بنالی جائیں تو پھر نیلا تھوتھا سے زہر کا اثر ختم ہو جاتا ہے اور اسے پھر کچھ بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔"سوڈیم" اسے اگر کھولیں تو ہوا سے آکسیجن ملتے ہی اسے آگ لگ جاتی ہے، اور" سوڈیم کلورائیڈ" جو ہم روزانہ کھانے میں استعمال کرتے ہیں۔ انسان کو کچھ نہیں ہوتا۔اونٹنی کے دودھ میں "پوٹاشیم" بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ پروٹین، آئرن، فیٹ، پانی، فاسفورس ، کیلشیم، اور وٹامن سی، کیکٹوس/قدرتی مٹھاس اور ڈیوریٹک/پیشاب آور ہوتے ہیں۔

اب دودھ کے اندر پائی جانے والے یہ کیمیکلز جن کو لال رنگ سے مارکنگ کی ہے اگر انہی کو سامنے رکھیں تو پیشاب کے پائے جانے والے ٹاکسس کے اثر کو ختم کرنے کے لیئے یہی کافی ہیں۔کیمسٹری فارمولہ کے مطابق اونٹنی کا پیشاب اس وقت تک پیشاب رہے گا جب تک وہ دوسرے اجسام کے ساتھ نہیں ملا، جونہی اونٹنی کا پیشاب اونٹنی کے دودھ میں شامل ہوا تو پھر دونوں اجسام میں پائے جانے والے کیمیکلز سے جوری ایکشن ہو گا اس سے پیشاب نام اور مقام کھو بیٹھے گا اور ایک الگ مکسچر بنے گا۔

ایک اور بات بھی یہاں واضح کرتے جاتے ہیں کہ پانی کے ایک گلاس کو میٹھا کرنے کے لئے چینی کی کچھ مقدار ایک چمچ ڈالا جاتا ہے، ایسا نہیں ہوتا کہ پانی کے ایک گلاس میں چینی کا ایک گلاس ڈالا جائے۔اسی طرح دودھ میں پیشاب ملا کر پینے کا مطلب یہ نہیں کہ دودھ کے ایک گلاس اور پیشاب کا ایک گلاس بلکہ دودھ کے ایک گلاس میں پیشاب کی کچھ مقدار جو کہ ڈراپس بھی ہو سکتے ہیں اور چمچ بھی۔ بالکل اسی طرح جیسے ہائیڈروجن کے دو مالیکول اور آکسیجن کا ایک مالیکیول ان کو اکٹھا کریں تو دونوں اپنی شناخت کھو بیٹھتے ہیں اور اس سے جو تیسری چیز بنتی ہے جسے ہم پانی کہتے ہیں۔[36]

2.4 جدید سائنس کے ذریعے علاج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید

عکل اور عرینہ کے لوگوں میں جو بیماری تھی اسے موجودہ طبی سائنس میں پلیورل ایفیوزن (Pleural Effusion) اور ایسائٹیز (Ascites) کہا جاتا ہے۔یہ انتہائی موذی مرض ہے۔پلیورل ایفیوزن کے مریض کو بے حس کر کے پسلیوں کے درمیان آپریشن کر کے سوراخ کیا جاتا ہے۔اس سوراخ سے پھیپھڑوں میں چیسٹ ٹیوب (Chest Tube) داخل کی جاتا ہے اور اس ٹیوب کے ذریعہ سے مریض کے پھیپھڑوں کا پانی آہستہ آہستہ خارج ہوتا ہے ،اس عمل کا دورانیہ 6 سے 8 ہفتہ ہے (اس مکمل عرصے میں مریض ناقابل برداشت درد کی تکلیف میں مبتلا رہتا ہے اور بعض اوقات تو وہ موت کی دعائیں مانگ رہا ہوتا ہے۔یہ حالت میں نے خود کراچی کے ہسپتالوں میں ان وارڈز کے دورے کے دوران دیکھی ہے)۔ایسائٹیز کے مریض کے پیٹ میں موٹی سرنج داخل کر کے پیٹ کا پانی نکالا جاتا ہے۔یہ عمل بار بار دہرایا جاتا ہے۔ان دونوں طریقوں میں مریض کو مکمل یا جزوی طور پر بے حس کیا جاتا

ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر القرون میں اس بیماری کا علاج اونٹنی کا دودھ اور پیشاب تجویز فرمایا تھا جو کہ آج بھی کار آمد ہے۔

ڈاکٹر خالد غزنوی فرماتے ہیں: ہمارے پاس اسی طرح کے مریض لائے گئے عموماً۔4 سال سے کم عمر کے بچے اس کا شکار تھے۔ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کیا اونٹنی کا دودھ اور پیشاب منگوایا اور دونوں کو ملا کر ان بچوں کا پلا دیا کچھ ہی عرصے بعد ان کے پھیپھڑوں اور پیٹ کا سارا پانی پیشاب کے ذریعے باہر آگیا اور بچے صحت یاب ہوگئے۔ وللہ الحمد، اور آج وہ جوان ہیں"۔[37]

محترمہ ڈاکٹر فاتن عبدالرحمٰن خورشید کا شمار سعودی عرب کی قابل سائنسدانوں میں ہوتا ہے۔ یہ کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی کی فیکلٹی ممبر ہونے کے علاوہ کنگ فہد سنٹر میں طبی تحقیق کے لیے قائم کردہ Tissues Culture Unit کی صدر ہیں۔ وہ میڈیکل ڈاکٹر تو نہیں ہیں تاہم اسی حدیث سے متاثر ہو کر انہوں نے اس پر تحقیقی کام کیا اور اونٹنی کے دودھ اور پیشاب کو ملا کر کینسر سے متاثرہ افراد کو پلایا۔ انہوں نے لیب کے اندر اپنے ان تجربات اور ریسرچ کو سات سال تک جاری رکھا اور معلوم کیا کہ کہ اونٹ کے پیشاب میں موجود نانو ذرات کامیابی کے ساتھ کینسر کے خلیات پر حملہ آور ہوتے ہیں اور اس دوا کا معیار انٹرنیشنل کینسر انسٹیٹیوٹ کی شرائط کو پورا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس کو کیپسول اور سیرپ کی شکل میں مریضوں کو استعمال کروایا ہے اور اس کا کوئی نقصان دہ سائیڈ ایفیکٹ بھی نہیں ہے۔ محترمہ ڈاکٹر خورشید صاحبہ کا کہنا ہے کہ وہ اونٹنی کے دودہ اور پیشاب کو مخصوص مقداروں میں ملا کر مزید تجربات کے ذریعے اپنی دوا کو بہتر بنانے کے لیے کوشاں ہیں اور اپنی توجہ اس جانب مرکوز کئے ہوئے ہیں کہ اسی دوا سے کینسر کی بعض مخصوص اقسام جیسے پھیپھڑوں کے کینسر، خون کے کینسر، بڑی آنت کے کینسر، دماغ کے ٹیومر اور چھاتی کے کینسر کا علاج تسلی بخش طریقے سے کیا جاسکے۔[38]

3 خلاصہ بحث

بخاری شریف سمیت مختلف کتب احادیث میں ذکر کردہ حدیث کے متن، سند اور عقلی جوابات کے بعد ہم جن نتائج پر پہنچے ہیں وہ نتائج درج ذیل ہیں۔

1. روایت میں مذکورہ علاج کا تعلق عرینہ / عکل کے لوگوں کے ساتھ خاص ہے اور اس کا حکم صرف انہی لوگوں کو دیا گیا ہے۔
2. قبیلہ عرینہ کا واقعہ سن 6 ہجری سے قبل کا ہے جب کہ اس کے بعد حدود والے احکامات نازل ہوئے ہیں تو جیسے باقی حدیث منسوخ ہے ایسے ہی علاج والا حکم بھی منسوخ ہے۔

3 مجبوری اور مرض کی حالت میں اسلامی احکامات تبدیل ہو جاتے ہیں جس کی بناء پر ان لوگوں کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے بقدر ضرورت ان کو اجازت دی گئی۔

4 راویوں کے تصرفات کی وجہ سے عکل اور عرینہ کے لوگوں کا اپنا عمل نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے نام غلطی سے منسوب ہو گیا ہے۔ آپ نے پیشاب پینے کا حکم ہر گز نہیں دیا تھا۔

5 پینے کا فعل مجازاً ضرورت پوری کرنے کے معنی میں آیا ہے، آپ کی مراد یہ تھی کہ اونٹوں کی بو باس، جس سے تم محروم ہو، وہ حرۃ میں موجود ہمارے باڑے میں جا کر تم پا سکتے ہو۔ وہاں جاؤ اور ان کے بول و براز اور دودھ وغیرہ کی صحبت اٹھانے کی تمنا پوری کر لو۔

6 حدیث میں ذکر کیا گیا علاج سائنسی طور پر یہ بالکل درست اور قابل عمل ہے اور آج اسی طریقہ پر چلتے ہوئے کئی علاج اس طرح کیے جا رہے ہیں۔

اس کے علاوہ اس حدیث کے اور بھی کئی جواب ذکر کیے گئے ہیں جو کہ شروحات حدیث میں مذکور ہیں لیکن ہم اختصار کے پیش نظر انہی جوابات پر اکتفا کریں گے۔

حوالہ جات

---

1 صحیح مسلم: ۱۶۷۱، الرقم المسلسل: ۴۲۷۴، سنن ابو داود: ۴۳۶۴۔۴۳۶۵۔۴۳۶۶، سنن نسائی: ۴۰۴۸۔۴۱۳۱، سنن کبریٰ للنسائی: ۴۳۹۵، مسند ابو یعلیٰ: ۲۸۱۶، صحیح ابن حبان: ۴۴۷۰، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۴ ص ۱۹۷، سنن بیہقی ج ۳ ص ۶۷، مسند احمد ج ۳ ص ۱۸۶ طبع قدیم، مسند احمد: ۱۲۹۳۶۔ ج ۲۰ ص ۲۶۷

2 البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، کتاب الوضوء، باب ابوال الابل والدواب والغنم ومرابضھا، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، حدیث نمبر: 233

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Abu Abdullah, Al-Jami' al-Sahih, Kitab al-Wudhu, Chapter Abul al-Abl, Wal-Dawab, Wal-Ghanm, and Murabadha, Lahore: Maktaba Rahmaniyah, Hadith No.: 233

2.2. سعیدی، غلام رسول، نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، کتاب الوضوء، لاہور: فرید بک سٹال، ط: السابع 2013، ص: 692

Saeedi, Ghulam Rasool, Naamat al-Bari fi Sharh Sahih al-Bukhari, Kitab al-Wudhu, Lahore: Farid Book Stall, Vol: VII 2013, P: 692

3 سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، کتاب القسامہ والمحاربین والقصاص والدیات، لاہور: فرید بک سٹال، ط: التاسع عشر 2013، ص: 641

Saeedi, Ghulam Rasool, Sharh Sahih Muslim, Kitab Al-Qassama Wal-MaharBin Wal-Qisas Wal-Diyat, Lahore: Farid Book Stall, Vol: 19th 2013, P: 641

4 شتانی مالکی، ابو عبد اللہ، اکمال اکمال المعلم، دار الکتب العلمیہ، ج: 4، ص: 409

Shtani al-Malaki, Abu 'Abdullah, Ikmal al-Mu'allim, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Vol: 4, P: 409

[5]سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، کتاب القسامہ والمحاربین والقصاص والدیات، لاہور: فرید بک سٹال، ط: التاسع عشر 2013، ص:641

saeedi, Ghulam Rasool, Sharh Sahih Muslim, Kitab Al-Qassama Wal-Mahar Bin-Wal-Qisas Wal-Diyat, Lahore: Farid Book Stall, Vol: 19th 2013, P: 641

[6]القرآن، 6:119

Al-Quran, 6/119

[7]سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، کتاب القسامہ والمحاربین والقصاص والدیات، ص:642

Saeedi, Ghulam Rasool, Sharh Sahih Muslim, Kitab Al-Qassama Wal-MaharBin Wal-Qisas Wal-Diyat, P: 642

[8]ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابو داؤد، کتاب الطہارت، رقم الحدیث:۲۰

Abu Dawood, Sulaiman ibn al-Ash'ath, Sunan Abu Dawood, Kitab al-Taharat, Hadith No. 20

[9]سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، کتاب القسامہ والمحاربین والقصاص والدیات، لاہور: فرید بک سٹال، ط: التاسع عشر 2013، ص:642

saeedi, Ghulam Rasool, Sharh Sahih Muslim, Kitab Al-Qassama Wal-Mahar Bin-Wal-Qisas Wal-Diyat, Lahore: Farid Book Stall, Vol: 19th 2013, P: 642

[10]سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، کتاب القسامہ والمحاربین والقصاص والدیات، لاہور: فرید بک سٹال، ط: التاسع عشر 2013، ص:640

saeedi, Ghulam Rasool, Sharh Sahih Muslim, Kitab Al-Qassama Wal-Mahar Bin-Wal-Qisas Wal-Diyat, Lahore: Farid Book Stall, Vol: 19th 2013, P: 640

[11]االقرآن، 5:33-34

Al-Quran, 5/33-34

[12]واقدی، محمد بن سعد، طبقات کبری، بیروت، 1388 ہجری، ج2 ص93

Waqidi, Muhammad bin Saad, Tabaqat al-Kubra, Beirut, 1388 Hijri, Vol: 2 ,P: 93

[13]سہیلی، عبد الرحمان بن عبد اللہ، الروض الانف، ملتان: مکتبہ فاروقیہ، ج2 ص365

13. Al-Suhayli, Abdulrahman bin Abdullah, Al-Rawd al-Unuf, Multan: Maktabah Farooqiyah, Vol: 2, P: 365

[14]البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، کتاب الجہاد، حدیث نمبر:3018

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail , Abu Abdullah, Al-Jami Al-Sahih, Kitab ul-Jihad, Hadith No: 3018

[15]البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، کتاب الغزوات، حدیث نمبر:4192

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Abu Abdullah Al-Jami' Al-Sahih, Book of Conquests, Hadith No: 4192

[16]البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح،، حدیث نمبر:5685

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Abu Abdullah Al-Jami' Al-Sahih, Hadith No: 5685

[17] احمد بن حنبل، مسند امام احمد، حدیث نمبر:13128

Ahmad bin Hanbal, Musnad Imam Ahmad, Hadith No: 13128

[18] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابو داؤد، کتاب الطہارت، حدیث:333

Abu Dawud, Sulaiman ibn Ash'ath, Sunan Abu Dawud, Kitab al-Taharat, Hadith No: 333

[19] البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، کتاب الغزوات، حدیث نمبر:4192

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Abu Abdullah Al-Jami' Al-Sahih, Book of Conquests, Hadith No. 4192

[20] البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، کتاب الدیت، حدیث نمبر:6899

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Abu Abdullah Al-Jami Al-Sahih, Kitab al-Dayt, Hadith No: 6899

[21] القرآن،9:59

Al-Quran, 9:59

[22] اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، ج:8، ص:294

slahi, Amin Ahsan Tadabar Quran, Vol: 8, P: 294

[23] محمد حسن، فہم حدیث، اونٹ کا دودھ اور پیشاب، ش: جنوری 2017

Muhammad Hasan, Fahm-e-Hadith, Milk and Urine of Camels, Issue: January 2017

[24] القرآن،2:173

Al-Quran, 2/173

[25] القرآن،2:173

Al-Quran, 2/173

[26] حمید اللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، ص143

Hameedullah, Dr., Khutbat Bahawalpur‹P 143

[27] شامی، مجیب الرحمان، روزنامہ پاکستان، ۱۴ نومبر ۲۰۱۶

Shami, Mujibur Rahman, Pakistan newspaper, November 14, 2016

[28] تفصیل کے لیے دیکھیے انسائیکلوپیڈیا:(موسوعۃ محاسن الاسلام ورد شبہات اللئام:154/7)

For details, see encyclopedia: (Musawat al-Muhasin al-Islam Dard Shubhat al-Manam: 7/154

[29] (OMICSانٹر نیشنل)

OMICS International

[30] سارہ خان، اونٹنی کا پیشاب اعتراض وجواب، touqeueerifatwa&article، ۳ ستمبر ۲۰۱۹

arah Khan, The Urine of She-Camels: Objections and Responses, touqeueerifatwa&article, September 3, 2019

[31]سارہ خان،اونٹنی کا پیشاب اعتراض وجواب،touqeueerifatwa&article،۳ستمبر ۲۰۱۹

arah Khan, The Urine of She-Camels: Objections and Responses, touqeueerifatwa&article, September 3, 2019

[32]راناایہاب،اونٹ کا پیشاب پینے کے فوائد اور دانتوں اور مسوڑھوں کے مسائل کا علاج اونٹ کے پیشاب سے،خوابوں کی تعبیر،۲۷ستمبر ۲۰۲۳

Rana Ehab, Benefits of Drinking Camel Urine and Treating Teeth and Gum Problems with Camel Urine, Dream Interpretation, September 27, 2023

[33]راناایہاب،اونٹ کا پیشاب پینے کے فوائد اور دانتوں اور مسوڑھوں کے مسائل کا علاج اونٹ کے پیشاب سے،خوابوں کی تعبیر،۲۷ستمبر ۲۰۲۳

Rana Ehab, Benefits of Drinking Camel Urine and Treating Teeth and Gum Problems with Camel Urine, Dream Interpretation, September 27, 2023

[34]راناایہاب،اونٹ کا پیشاب پینے کے فوائد اور دانتوں اور مسوڑھوں کے مسائل کا علاج اونٹ کے پیشاب سے،خوابوں کی تعبیر،۲۷ستمبر ۲۰۲۳

Rana Ehab, Benefits of Drinking Camel Urine and Treating Teeth and Gum Problems with Camel Urine, Dream Interpretation, September 27, 2023

[35] Ahmedabrar, Nabi Karim's drinking of camel's milk and urine and modern medical sciencehttp://quraniscience.com/2011/12/17/urine-of-camel-and-modern-science/

[36]ڈاکٹر خالد غزنوی،علاج نبوی اور جدید سائنس،ج:۳

Dr. Khalid Ghaznavi, Prophetic Medicine and Modern Science, Vol: 3

[37] Ahmedabrar, Nabi Karim's drinking of camel's milk and urine and modern medical sciencehttp://quraniscience.com/2011/12/17/urine-of-camel-and-modern-science/